

تاکہ بریتیا

دس ٹک کی قناد

لندن ۲۲ جون - ایک برس کی عمر کی مرسلہ
لڑکے کے طور پر باقیات سر جان پر اور لڑکوں
نہ لڑکوں کی طرح سے اور تاہم جو کہ بہت جات میں کثرت
روائی کی خبر دیتا ہے۔

لندن ۲۳ جون - ایک دس بیٹے نام کی خبر
ساقی کا مرسلہ منظر ہے کہ ہمارے دوستوں
کلیکٹ کے مندرجہ کی جانب ایک منہ پر چل گیا
اور تکی مافین کو گھاسیوں سے جوک کر دیا۔
تھوڑے سے چند ہی رہے۔ ہم نے سولہ شخصیت
کے خیال کی جانب لڑکوں کو شکست دی اور ایک
بند ہی پتہ نہ کر سکا۔ پچھلے میں جا رہی ہے۔

لندن ۲۴ جون - دس بیٹے نام کی خبر ساقی
کا ایک سولہ مرسلہ اور ہی ہے کہ علاقہ تہہ
میں ہم نے ترکوں کو روکے ہوئے منارہ پر دو میل تک پہنچے
شاد واد اور علاقہ سکین میں ہم اپنی فوجوں کو دیا تاکہ
آگے بڑھ سکتے ہیں۔

سرحد پر جنگ

مملکت سرحد جون - جلد سترہ تین آدمی ایک
مسوہ کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ منہ قتل کے
محرکات نے تعزیری پیلوں کی انتہا کی تھی۔

ایر سٹان فیلاڈلفیا میں کام کے لئے بند
پڑا ہوا ہے۔ جون پر ۲۰ مسوہوں کے
ایک لشکر نے مسوہ کی اور ہانگاموں کے

ایک بستہ کوڑک دینے کی کوشش کی یہ گورکھا
بستہ دو آدمیوں کے تحت تھا اور نہ کی نام دریا
پر تھا سخت اور لڑکے کی جنگ میں جو ہیں منٹ
تک جا رہی ہیں مسوہ کی جھانگ لگے۔ اور اپنے ایک
شدہ آدمی میں چھپ گئے اور باقیوں کو لے
گئے ہمارے نقصان بہت تھا۔ ۵۰ مسوہ دستانی
میں ہمارے اور اسپاہی مارے گئے۔ ایک ایک بڑی فوج
مار گیا اور ۱۰ مسوہ دستانی بھی مارے۔

جنگ کی فوج نے ہوائیج کو مسوہوں کو ایک
بڑی لشکر پر ہمارا کیا جہاں پر جمع تھا اور ہر جم
پر لڑا اور ہر نے والا تھا۔ مسوہ کی فوج کی روانہ کی
تک پہنچے۔ اگرچہ وہ ہمارے پیچھے آئے۔ مگر ہم
نے ہاکی قسم کی وقت کے ان کو پرے ہی رکھا۔

اور ہمارے نقصان جہاں کا بہت کم تھا صرف ایک ہلال
انٹرفین ساڑھے دو اور دو لکڑی اور ایک ہندوستانی
انٹرا اسپاہی بھی مارے۔

۵ ہوائیج کو فوج ہلال ہاتھن کے تحت
حق شہر نگل سے جو دھمت آگے روانہ ہوئی اور تھوڑے
دن اس نے ہاکی قسم کی دھمت کے ٹکڑے کے رہ گیا
سے ایک دستوں کی شکر کھل کر ہی ۱۹ جون کو
مسوہوں کی ایک فوج نے ہار دینے کے مشرقی پہاڑ
میں اور خود ہار دینے میں ہمارا مقابلہ کیا مگر مسوہوں کی
سی روانی کے بعد وہ سب بھاگ دینے گئے۔ ہمارا

نقصان بہت کم تھا ہندوستانی انٹرا اسپاہی
مارے گئے ایک اگرچہ انٹرا ایک ہندوستانی انٹرا
اور بڑی فوج اور ۱۰ مسوہ دستانی انٹرا اسپاہی
بھی مارے۔

۱۹ جون کو ہوائیج پر ہوائیج پکٹ پر سخت گھر
میں نیچے کا لہو۔ ۲۰ کو ایک مسوہ کی کپنا زہر
کی ہوائیج پر بھگتا دیا گیا۔ ہمارے ایک بڑی فوج اور ۵

ہندوستانی انٹرا اسپاہی مارے گئے۔ اور تین
بڑی فوج انٹرا اسپاہی ایک ہندوستانی انٹرا
ہندوستانی انٹرا بھی مارے۔

امریکا اور جنگ

لندن ۲۳ جون - دستہ گمش ۱۲۱۰ اور
۳۰ برس کی عمر کے درمیان کے تریا ایک کڑا دی
جنگی خدمات کے لئے بہت ہی تھے ہیں۔

لندن ۲۳ جون - ایک ابتدائی امریکی بارہوی
لشکر ٹکٹہ ۱۱ ہے۔ جو انٹرفینوں کا شہر ہر گا
کہ تھا وہیں اور امریکن گشت کے درمیان جنگی ہیں
بھینٹن نے امریکن سینٹ میں بڑا نام لڑا اور تکی
میں ہمارے کابل کے ساحل پر پہنچ گئے ہیں۔ یہی فوج
میں چند ہفتے سے وسیع پیمانہ پر پہنچ گیا ہے۔ جو چین
اور سے بھی بڑھ گیا ہے۔

لندن ۲۳ جون - نیپالک۔ جھٹو اکرنی نے
ایک فوج کی آٹا میں جو انٹرا فوج کی فوج میں دیا گیا
تھا تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہوائیج سینٹ
اس سال کے آخر تک ہندو فوج کے لئے ہمارے
سمنے میں فعال رہے۔ اور دوسرے سال اس سے
دو گنے وزن کے ہیں۔

لندن ۲۳ جون - دستہ گمش ۱۲۱۰ اور
۳۰ برس کی عمر کے درمیان کے تریا ایک کڑا دی
جنگی خدمات کے لئے بہت ہی تھے ہیں۔

لندن ۲۳ جون - دستہ گمش ۱۲۱۰ اور
۳۰ برس کی عمر کے درمیان کے تریا ایک کڑا دی
جنگی خدمات کے لئے بہت ہی تھے ہیں۔

وہ تو نہ تو جو جہاں میں ملے کرے۔ اس کے ساتھ
 ہی ہیں نہ نسبت ہی وہاں اور ان کے الفاظ
 کی وہ نسبت کے تقاضاں اور عقلی جھگڑوں کی
 کڑواہٹیں عرض کریں۔ اور جب میں نے سرور ہی متا
 سے عرض کیا کہ اس عبادت سے کلام کا مدد و ثبات
 تو غریب ترکیب کی رو سے عیاں کریں یا کسی عقلی
 دلیل سے۔ بلکہ دلیل میں صرف وہی دوسرے سببوں کا
 اس پر آپ کا سوس پر گئے۔ اور یہی عقلا معلوم متا
 سے عبادت اور کلام کی نسبت سوال کیا کہ وہ کیا
 ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ اقنوم نامی ہیں۔
 آپ نے فرمایا کہ کلام اور عبادت تو عقلی صفت ہیں
 اور اقنوم کیسے ہو گئے۔ اور اقنوم صفت ہے یا کوئی
 اور گئے ہیں نہ عرض کیا کہ اقنوم صفت نہیں ہے
 بلکہ وہ جس سے صفت موجود ہے وہ عبادت و
 کلام صفت نامی سے ہیں نہ گئے۔ کیونکہ صفت
 غالب ہادی کی یکساں ہیں۔ اور ان میں کسی دور کے
 اقنوم و نام کو وہاں نہیں۔ حالانکہ عبادت اور کلام کا اقنوم
 صفت و ہر وقت پر ظاہر ہے۔ کیونکہ عبادت کے
 غیر خدا تعالیٰ صفت صحت پر ہو سکتا۔ صحت و
 ہر عبادت پر موقوف ہے۔ اور اسی صحت کلام کے
 غیر خدا تعالیٰ صحت پر ہو سکتا۔ کیونکہ صحت کلام پر موقوف
 ہے۔ ہر موقوف و موقوف علیہ دونوں صفت
 ذات و واجب نہیں ہو سکتے یہی اشیاء اقنوم اور
 صفت میں ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ صفت اقنوم
 انہیں ہی کہیں گے کہ عبادت ہے یا نہیں۔ میں نے
 عرض کیا کہ اقنوم یا صفت یا قلبیت و غیرہ ہیں
 صحت میں نہیں بلکہ عبادت ہے۔ کیونکہ صفت صحت
 میں ہرگز ان میں گنا ہے کہ خدا صحت یا بصیرت ہے تو
 یہ اس کا منصب نہیں کہ یہی بنا دے کہ صحت
 یا بصیرت صفت ہے۔ اور خدا بصیرت۔ یہ نجات کا

۳۴ ہے۔ اسی ذات انہیں صفت میں ہی عیاں گئے
 ہے کہ خدا کی محبت نور میں ہے۔ صحت میں کہ محبت
 خدا کی صفت ہے۔ بلکہ اقنوم اور لفظ خدا کا کلام
 عام کر اس میں نہیں گنا۔ بلکہ کلام صفت میں
 اقنوم ہے۔ پس ہم یہ کہتے ہیں کہ کلام صفت نہیں
 اقنوم ہے۔ اور وہ آپ کو ظاہر کرنے کے لئے صحت
 میں نہیں پکارتا ہے۔ عام میں سے کہ وہ کلام کی شکل
 میں ظاہر ہے۔ اور صفت کی شکل میں۔ بلکہ صحت و اقنوم
 کی قیود میں باطنی شکل میں۔ یہ سب اس کے مظاہر
 ہوں گے۔ نہ کہ میں کلام۔ پس ایک شکل میں ہی کہ
 میرا صاحب نے دوسرے دن ازبیت صحت کی بابت
 گفتگو کرتے کا دھڑلایا لیکن اس وعدہ کو پورا نہ
 کر سکے۔ اور میں ہر مقام صحت کی بابت سے عرض اور
 اذیتوں قاروق و مقام صحت سے غور متا اتنا
 کرتے ہیں کہ وہ صفت ذات ہادی کی صفت میں
 صفت یا مطلق صفت کی نسبت ہم سے فیصلہ کریں
 یا تو وہ ہادی کی صفت میں کہ وہ نشان
 میں اور پرچہ میں ہیں۔ اور میں نے اس کے
 خلاف مطلق صفت کو ثابت کریں یا صفت کی اور
 کو تسلیم کریں۔ اور مطلق صفت کے خلاف ہم سے
 دلیل طلب کریں۔ (عبدالرحمن)

دو آئے روی تھے۔ اس سے وہ کوئی لایق چیز نہ
 کے لئے غریب و سکی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یہ میری
 ہی چیز اور ظاہر کے بارشاد کے ہیں نہیں ہے۔
 سارے دن اس چیز کی رائی کو یہ ہی نکال رہی۔
 جب شام ہوئی تو سنا گیا کہ ایک جوان سا پادری
 اور میرے گھنٹے کے لئے ہی گئے ہیں وہ غنڈہ بچا جیسا
 مضمون یہ تھا
 تو پنا دل مجھ کو دے
 پادری صاحب نے اچھا و عظیمیوں شروع
 کیا۔ و عرض کر کے آج میرا علم دن ہے اور میرے
 گھر کے سب رگ جنم دن متا ہے ہوں۔ سب چھٹی
 منائیں۔ میرے لئے عبادت۔ خدا تعالیٰ ہوا کہ نہیں۔
 ایک دوسرے کو انعام دینے کا نہیں۔ یعنی ہر طرح
 کی عرض منائی جا سکے۔ لیکن عرض میں مجھے جس کا
 کہہ رہا ہے بالکل بھلا دیا جا سکے۔ مجھ کو کوئی ایک
 ہی انعام نہ دے۔ میرا یہی خیال تھا کہ جاسکے۔
 صرف اتنا نہیں کہ اس قسم کے کام گئے عبادت جو
 مجھ کو بالکل پسند نہیں۔ ایسی ہنسی غزل اور۔
 ششما ایسی ہر سے جس سے میرے دل کو
 صحت صحت ہو تو آپ ہی فیصلہ کریں کہ میرا کیا حال
 ہوگا مجھ کو کس قدر دکھ ہوگا۔
 بعد از آج دو ہر کریں میرا یہ عبادت
 نہ دیکھا کہ وہ خدا ہی رہے ہیں۔ و عبادت
 صحت کا۔ ہے میں دیکھ ہی اکثر کسی جلسوں
 میں گنا گئے جاتے ہیں۔ اور عبادت میں ہوں۔
 میں نام کو یہ سب صحت کا جنم دن متا ہے۔ جس
 وہ آپ ہی فیصلہ کریں کہ خداوند کریم میں گنا گئے
 دیکھ نہیں ہو سکتا۔ سلام دان و دیادی عرض میں گنا گئے
 جاتا ہے۔ پادری خداوند کا کوئی عیاں میں نہیں گنا
 انشا و سب کام میں سے اس کا جنم جاتا ہے گئے

تو پنا دل مجھ دے ایک لوگ میں اس
 کا کام خلیفہ تھا

تو پنا دل مجھ دے ایک لوگ میں اس
 کا کام خلیفہ تھا

نہ نشان
 جانے میں
 اس کے
 نہیں گنا
 ہی نہیں
 نیک
 ہر پنا میں
 صرف ایک
 کہہ انعام
 کی بات
 جا سکتی۔
 دل مجھ کو
 سے انعام
 و پنا دل
 کا اور قرین
 ہا کر سر
 دل انعام
 اتنا ہی نہیں
 کے پیو دل
 دعا
 انعام میں
 پنا سے
 نسبت ہر
 بالکل پسند
 دل کے خدا
 دل و عبادت
 ہر وقت
 کروں گی
 شوم



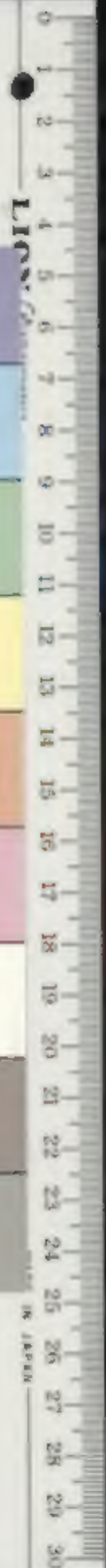
کس خاص زود رس کا بوجھ تھا اس نظر نہ ہوا ہی
 دوسرے افراد کو مناظرہ نہ ہوا۔ اور دات کو طریقین
 کی طرف سے یہ اجازت پرپس اپنے اپنے مقام
 پر تہنیدی رنگ میں لکھ رہی ہوئی رہی۔
 جب فریقین کی طرف سے کوئی امر طے
 ہوا نظر آیا تو چونکہ احمدی جماعت کو بغیر خود نظریاتی
 مناظرہ کی اجازت بل کی جاتی تھی۔ اس لئے خاکسار نے
 احمدی فریق کی جانب سے شرط مناظرہ طے کرنے
 والی کمیٹی کے ممبران کی خدمت میں درخواست کی
 کہ اگر آپ کو امر متنازعہ فی المسیحیت و اسلام
 پر میرے ساتھ مباحثہ کرنا منظور ہو تو آپ کی تمام
 شرائط متنازعہ مجھے منظور ہے۔ اول تو مبالغہ
 آمیز کیش ہے اس لئے یہاں میں است و عمل کی
 اور کہا کہ ہمارا مناظرہ غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ
 قرار پاؤں تھا جب تک ان کے ساتھ فیصلہ نہ ہوئے
 ہر کسی دوسرے فریق سے سلسلہ جنہاں نہیں کر
 سکتے اگرچہ میں زیادہ دھرم تو انکار نہیں کرتا
 صاحب اس غلط فہمی پر توجہ دے کہ کوئی باکامد
 مناظرہ نہ ہو۔ بلکہ احمدی مناظرہوں کے دیر سے
 پھر پھر ہر دستاورد پر شکوک کیا ہوئے۔ خاکسار
 نے اس کو قیامت سمجھا اور ان کی تمام کراہی
 منہ کے کارندہ مشرعیہ پیش مقیم سامانہ کو ساتھ
 لے کر میرا اس منہ نامی صاحب سی جگہ حاضر
 ہوا جہاں احمدی مناظرہ طے ہوئے تھے۔
 غیر احمدی مسلمانوں میں سے مرزا و سیر اور دیگر
 کئی ایک نوسی قمار اور تحریک یافتہ لوگ وہاں موجود تھے
 بعد چہرہ مشک دروستانہ گفتگو کے میں نے اصل
 مطالبہ کر پیش کیا۔ فریق ہائی کی طرف سے مولوی
 محمد حسین صاحب مولوی فاضل میہ سے ساتھ
 گفتگو کرنے کے لئے پیش ہوئے اور قطع نظر

اسلامی اصول کے یکے پسینی اصول اور خاکسار
 ان کے سب سے کڑی تالیف پر مجھے عقلی لڑائی
 پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ خاکسار نے چاروں طرف
 کیں جو جو جرح و گھماٹیں پر چڑھا میں دیر نہیں ہو
 سکتی کسی آئندہ پہچے میں نہ داخل ہوں گی۔
 مولوی صاحب نے ان دنوں کے جواب سے قطعاً
 چلے گئے۔ اور نقل و نقل طے فرمائے۔ خاکسار
 نے عرض کیا کہ ان دنوں کا یہ سلسلہ کسی کی طرف سے
 جواب نہ دلا اور اب یہاں ان کے ضعف کے ان کی
 قوت کا اور میں مجھے زیادہ قوی یقین ہو گیا۔
 آپ ایسے احمدی جماعت کے سرور آوردہ مناظرے
 ان کا رد نہ کیا۔ اس پر مولوی صاحب نے نقل و نقل
 کا مطالبہ کیا جب میں نے کہا میں نہ کوئی نوچہ
 اتفاقاً کلام پاک کے ٹیکر اپنی میں چاہا جاسی اور ہوا
 سے اپنی کمزوری کو پرستیدہ رکھنے لگنا ہوا ہے
 وہاں ہی جو کوئی اس سے منسوب کرنے لگے۔ ناچار
 میں نے کہا کہ اگر آپ کا استدلال درست ہے تو ہوائی
 کر کے اپنے مقدمات کو منطقی ترتیب دے کر انکال
 لاج میں سے کسی شکل کے پیرائے میں مرتب فرمائیے
 تاکہ معلوم ہو کہ آپ کی حقیقت و حروں
 کو دلائل سے موزون کر کے میں یاد دلاؤں گا۔ جب
 میں نے اس تقریر پر مولوی صاحب موجود نہ تھے
 اختیار فرمایا تو میرا سہل صاحب نے فرمایا کہ میں
 بحث کرنا نہیں چاہتا صرف کچھ کہنا چاہتا ہوں۔
 اگر اجازت دیں۔ میری طرف سے اقبات میں جواب
 پا کر آپ سلسلہ تالیف و تالیف کی نسبت بہت
 وزن رکھتے ہیں۔ جے آواز کو دوسرے شیخ پر گفتگو
 کرنا چاہی چونکہ دات ہر جگہ میں اور کھانا اتنا بڑا
 اس سے اس مسئلہ پر میری صبح کو گفتگو قرار پائی۔
 لیکن جب میں صبح وہاں پہنچا تو وہاں دات کرنے

پہ معلوم ہوا کہ سرور مناظرہ صبح محمود پر تشریف لے
 گئے ہیں۔ میں شام کو مولوی صاحب کو عزت آقا ب کے
 بعد احمدی مناظرہ تشریف آ رہے تھے۔ جب میں نے
 دعوہ پسند کرنے کی بات پر چھوڑا کچھ دیر نہ گزری
 کہ کے میں غلام علی صاحب نے فرمایا کہ ہر گز آپ
 کی گفتگو سے بہت محفوظ ہوئے۔ اس وقت زیادہ
 گفتگو کی فرصت نہیں رہے ممکن ہے کہ ہم سے
 آپ کی کافی قسمل نہ ہو سکے گی۔ اگر آپ فرصت پر
 کہیں تو دایان میں تشریف لائیں تو حضرت خلیفہ مسیح
 کے آپ کی گفتگو کر سکیں۔ اس جواب پر خاکسار صاحب
 مشرعیہ مجلس وہیں لوٹ آیا۔ سرور احمدی صاحب

سید زور

فتح مسیح سے۔ مشرعیہ سی۔ رور۔ سے
 پادری سی۔ ایم۔ ویت
 مشرعیہ رور۔ سے
 مس دین ججیوں سے۔ ہر دین سلف سے
 پسر ابھار شاہ عیر جان سوسل نہیں عیر پادری
 ہلاہی محل سے پادری سلیس پل سے۔ ہلاہی پادری
 محل سے مشرعیہ سی۔ ہلاہی مشرعیہ سلف سے
 مشرعیہ۔ اسے دایہ عیر مس۔ ایم۔ ہلاہی پادری
 مشرعیہ وہاں سے پادری لکھنؤ ہلاہی
 پادری لکھنؤ میں ۱۳ برس مس۔ ایم۔ لکھنؤ سے
 مشرعیہ۔ دات
 پادری ہلاہی
 پادری لکھنؤ
 پادری لکھنؤ
 مشرعیہ ہلاہی
 مشرعیہ لکھنؤ
 مشرعیہ لکھنؤ



کریمین براؤز بڑو گنگ والی اسکول لڑکیاں

تاریخ ۱۹۱۶ء

فصل تیسواں اسکول کا نام

حرفی کا چھانچا تھا۔ یہ گنگ والی اسکول کی لڑکیاں تھیں۔
 تعلیم کے لئے حیدرآباد کے مدرسے میں بھیج دی گئی تھیں۔
 انہوں نے تعلیم حاصل کر کے اسکول سے واپس آ کر اسکول میں
 لکھنے پڑھانے کی خدمت سنبھالی۔ ان میں سے ایک لڑکی کا نام
 سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی خدمت
 سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے
 ایک لڑکی کا نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے
 پڑھانے کی خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں
 تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی
 اسکول میں لکھنے پڑھانے کی خدمت سنبھالی۔ ان کے
 علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا
 نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

بڑو گنگ والی اسکول لڑکیاں

بڑو گنگ والی اسکول لڑکیاں۔ یہ گنگ والی اسکول کی لڑکیاں
 تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی
 اسکول میں لکھنے پڑھانے کی خدمت سنبھالی۔ ان کے
 علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا
 نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

باغیچہ

تاریخ ۱۹۱۶ء

پندرہ سالہ لڑکیاں ایک بڑی بڑی باغیچہ میں تھیں۔
 ان لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دی گئی تھیں۔
 ان میں سے ایک لڑکی کا نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول
 میں لکھنے پڑھانے کی خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ
 بھی کئی لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا نام
 سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

مختار سی

یہ مختار سی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا نام
 سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

مختار سی

مختار سی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا نام
 سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

مختار سی	سہیلہ	مختار سی	سہیلہ
۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

قیل واسطے نرخم

قیل نرخم کے نرخم میں تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی کا
 نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

ضرورت

ایک اسکول میں ضرورت تھی۔ ان میں سے ایک لڑکی کا
 نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

ضرورت

ایک اسکول میں ضرورت تھی۔ ان میں سے ایک لڑکی کا
 نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔

ایک اسکول میں ضرورت تھی۔ ان میں سے ایک لڑکی کا
 نام سہیلہ تھا۔ وہ بھی اسکول میں لکھنے پڑھانے کی
 خدمت سنبھالی۔ ان کے علاوہ بھی کئی لڑکیاں تھیں۔